بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۱ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ۱۵ وفا ۱۳۵۰ھش ۱۵ جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۶۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پوری ہمت اور توجہ سے کام لو اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو

گناہ کیا چیز ہے؟ خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام اور ہدایات کی خلاف ورزی کرنے کا نام گناہ ہے

بعض اصحاب نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد حضور نے بطور نصیحت انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم لوگوں نے اس وقت جو بیعت کی ہے اس کا زبان سے کہہ دینا اور اقرار کر لینا تو بہت ہی آسان ہے مگر اس اقرار بیعت کا نبھانا اور اس پر عمل کرنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ نفس اور شیطان انسان کو دین سے لاپروا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور دُنیا اور اس کے فوائد کو آسان اور قریب دکھاتے ہیں لیکن قیامت کے معاملہ کو دُور دکھاتے ہیں جس سے انسان سخت دِل ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اس لئے یہ بہت ہی ضروری امر ہے کہ اگر خُدا تعالےٰ کو راضی کرنا ہے تو جہاں تک کوشش ہو سکے ساری ہمت اور توجہ سے اس اقرار کو نبھانا چاہیئے اور گناہوں سے بچنے کیلئے کوشش کرتے رہو۔ گناہ کیا چیز ہے اللہ تعالےٰ کی خلاف مرضی کرنا اور ان ہدایتوں کو جو اس نے اپنے پیغمبر اور خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دی ہیں توڑنا۔ اور دلیری سے ان ہدایتوں کی مخالفت کرنا یہ گناہ ہے۔ جبکہ ایک بندہ کو خدا تعالےٰ کی ہدایتوں کا علم دیا جاوے اور اس کو سمجھا دیا جاوے۔ پھر اگر وہ ان ہدایتوں کو توڑتا اور شوخی اور شرارت سے گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ بہت ناراض ہوتا ہے اور اس ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ مرنے کے بعد دوزخ میں پڑے گا بلکہ اسکا دنیا میں بھی اس کو طرح طرح کے عذاب آتے اور ذلّت اٹھانی پڑتی ہے۔

دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اسی کا ہے۔ کوئی زمین و آسمان کسی اَور کا کہیں نہیں ہے جہاں تم کو پناہ مِل جاوے۔ اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالےٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی ہدایتوں کو توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو۔ کیونکہ گناہ بہت بُری شے ہے۔ اور جب انسان اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس جرأت اور دلیری پر خدا تعالےٰ کا غضب آتا ہے اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ و ۲۹۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ ر وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۴ ر وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ"

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۴ ر وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر میں درد کی شکایت ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گو بخار۔ یرقان اور درد کی شکایت اب نہیں ہے مگر بیماری کے نتیجہ میں جو شدید کمزوری ہو گئی ہے اس میں اس وقت تک کوئی فرق نہیں پڑا! جس کی وجہ سے بہت فکر اور تشویش ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار کو مورخہ ۶ ر جون ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم رانا محمد یعقوب صاحب (فیروز پوری) دھرم پورہ لاہور کا پوتا اور مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) لنگروال حال پتوکی ضلع لاہور کا نواسہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام منظور احمد تجویز فرمایا ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ بچے کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے اور سلسلہ کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری دفاع ضلع و علاقائی بہاولپور)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وعدوں کو باسٹھ لاکھ تک پہنچائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اگر پاکستان کی جماعتیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصہ لیں تو اس فنڈ کی مجموعی رقم بآسانی باسٹھ لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے جو خواہش دل میں پیدا کی ہے وہ پوری ہو سکتی ہے اور انشاء اللہ العزیز خدا خود اس کے پورا کرنے کے سامان پیدا کر دے گا"

اے مخلصین جماعت جنہوں نے اپنے پیارے امام کی ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اسے کامیاب بنایا ہے حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے اب بھی میدان میں نکل آئیے اور اس مطالبہ کو سو فیصد پورا کر دیکھئے۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا اقوام اور اُن کا انجام

جیسا کہ ہم گزشتہ شمارہ میں واضح کر چکے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو مغربی اقوام کی تقلید نہ کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام نے باور کرایا ہے کہ چونکہ یہ اقوام اللہ تعالیٰ سے برگشتہ ہو کر مادی ترقی اور مادی خوش حالی کے حصول میں کوشاں ہیں اور یہ دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھ کر محض اسباب پر گری ہوئی ہیں اس لئے ان کی یہ ترقی کسی لحاظ سے بھی قابل رشک نہیں ہے اور قابل رشک ہو بھی کیونکر سکتی ہے جب کہ یہ روحانی اقدار سے عاری ہو کر اباحتی زندگی اختیار کرتی اور انجام کار تباہی کی طرف قدم بڑھاتی چلی جا رہی ہیں

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ اقوام خدا تعالیٰ سے برگشتہ ہو کر دہریت اور مادیت کی رَو میں بہتی چلی جا رہی ہیں تو پھر انہیں اس قدر ترقی اور خوش حالی کیوں نصیب ہو رہی ہے اور دوسری اقوام پر انہیں کیوں بالا دستی اور فوقیت حاصل ہے۔ بداعمالیوں فسق و فجور اور معصیت بھری زندگی کے باوجود ان کی ترقی اور عروج میں کیوں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور خدا کو ماننے والے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والے مادی لحاظ سے کیوں افلاس میں گھرے ہوئے اور پس ماندگی کا شکار ہیں۔ دراصل یہ سوال بہت سی مشرقی اقوام کے ذہنوں میں نت نئے وسوسے اور الجھنیں پیدا کرنے کا موجب بنا رہا ہے۔ اور وہ بھی مغربی اقوام کی تقلید میں غلط راہ پر گامزن ہونے کی طرف مائل ہوتی رہی ہیں اور برابر ہو رہی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں لادینیت، مادیت اور دہریت کی ایک عام رَو چلی ہوئی ہے اور برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں مغربی اقوام کی تقلید سے بہت زور دار الفاظ میں منع فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی اس سوال کا بھی جواب دے کر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ان اقوام کی تقلید سے اجتناب کیوں ضروری ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر تم اُس سے (یعنی خدا تعالیٰ سے) مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؛ اس کا جواب یہی ہے کہ وُہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دُنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور دین کی رُو سے وہ نِرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا ہے اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ ..... سچی خوش حالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ پس جب کہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوش حالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔" (کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ باغی اور نافرمان قوموں کو فوراً نہیں پکڑتا بلکہ انہیں مہلت دیتا ہے۔ اس مہلت کے زمانہ میں وہ خوشحالی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ مہلت دینے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے شکر گزار بنیں اور توبہ کر کے راہ راست پر آ جائیں۔ لیکن اگر وہ خوش حالی کے فتنہ میں پڑ کر اور زیادہ سرکشی اور نافرمانی کی راہ اختیار کریں تو پھر مہلت کا عرصہ ختم ہونے پر وہ انہیں پکڑتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی کی سزا دیتا ہے۔ جب سزا کا وقت آ جاتا ہے تو پھر کوئی طاقت انہیں خدا کے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ (النحل آیت ۶۲)

یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہوتی کہ وہ لوگوں کو ان کے ارتکاب ظلم پر فوراً پکڑ لیتا اور توبہ کے لئے مہلت نہ دیتا تو اس زمین پر کسی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا۔ مگر اس کی یہ سنت ہے کہ وہ اصلاح کے لئے انہیں ایک معین وقت تک مہلت دیتا چلا جاتا ہے۔ پھر جب ان کی سزا کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ کر بچ سکتے ہیں اور نہ اس سے آگے رہ کر بچ سکتے ہیں۔

اسیطرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کی جانے والی قوموں کی نفسیات اور ان کے سراسر غلط احساسات اور گمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَذَرْهُمْ فِىْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِى الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝
(المومنون ۵۵ تا ۵۷)

یعنی تو ان کو ایک مدت تک اپنی غفلت میں پڑا رہنے دے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا اس لئے ہے کہ ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ نہیں۔ اصلی بات جو کچھ ہے اسے یہ نہیں سمجھتے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ وہ سرکش و نافرمان قوموں کو مہلت دیتا ہے اور جب وہ خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا ہو کر اور زیادہ سرکشی اختیار کر لیتی ہیں اور اپنی سرکشی میں حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں تو پھر مہلت کا زمانہ ختم ہونے پر خدا انہیں پکڑتا اور ان کے کئے کی سزا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سنت کے مطابق مغربی اقوام دُنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا نے انہیں مہلت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ اور اگر انہوں نے اصلاح نہ کی اور وہ سرکشی میں اسیطرح بڑھتی چلی گئیں تو پھر ان کے لئے خدائی عذاب کا مورد بننا ایک فیصلہ شدہ امر ہے اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغربی اقوام کی مادی ترقی اور مادی خوش حالی کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے اور ان کی تقلید اور ریس کا خیال بھی دل میں لانے سے سختی سے منع کیا ہے اور اسی لئے فرمایا ہے کہ

"مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا"

خاتمہ بالخیر کا ایک اہم ذریعہ

اسلام نے خاتمہ بالخیر کے متعدد ذرائع بیان کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان نیکوں کی صحبت اختیار کرے تاکہ اُن کے انوار اُس میں سرایت کریں اور ان کی پاک تاثیرات سے فیض یاب ہو کر اسے خود بھی نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے کہ

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔
(التوبہ آیت ۱۱۹)

یعنی صادقوں کی صحبت اختیار کرو

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونے کی بہت حکیمانہ انداز میں تلقین فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔

اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ

یعنی بد آدمی کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک آدمی کی صحبت تنہائی سے بہتر ہے۔ اس ارشاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی کو بُری صحبت پر ترجیح دے کر واضح فرمایا ہے کہ بری صحبت سے بچنا بہر حال ضروری ہے۔ خواہ انسان کو تنہائی میں ہی اپنا وقت کیوں نہ گزارنا پڑے لیکن چونکہ صرف برائی سے بچنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ خاتمہ بالخیر کے لئے نیکیوں کو پورے تعہد کے ساتھ بجا لانا بھی ضروری ہے اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تنہائی بُری صحبت سے تو بہتر ہے۔ لیکن محض تنہا رہنا خاتمہ بالخیر کے لئے ہرگز کفایت نہیں کرتا۔ تنہا رہنے سے بدرجہا بہتر اور افضل یہ ہے کہ انسان نیکوں کی صحبت اختیار کرے تاکہ وہ صرف برائیوں ہی سے نہ بچے بلکہ سابق بالخیرات بن کر عند اللہ خاتمہ بالخیر کا مستحق ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس قرآنی حکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ مبارک پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کچھ شہد کے بارہ میں

(از مکرم محمد حسین صاحب ساجد ایم۔ ڈی۔ پورٹ لینڈ۔ اوری گن (امریکہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر اپنے عارضہ ذیابیطس بیمار ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اس سے مجھے سخت تکلیف تھی ڈاکٹروں نے اس میں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے آج میں اس پر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہے تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا تعالےٰ کی وحی سے تیار ہوا ہے اس لئے اس کی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی۔ اگر یہ ان کی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینیوں کی نسبت شفاءٌ للناس فرمایا جاتا مگر اس میں صرف عسل ہی کو خاص کیا ہے پس یہ خصوصیت اس کے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اس کی تیاری بذریعہ وحی کے ہے اس لئے مکھی جو پھولوں سے رس چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزاء کو ہی چنتی ہوگی اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں کیوڑا ملا کر اسے پیا تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا حتیٰ کہ میں چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپ کو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو لے کر باغ تک چلا گیا اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔"

حضور کی یہ عبارت پڑھ کر مجھے تعجب بھی ہوا اور تجسس بھی۔ میرے لئے یہ نئی بات تھی مگر چند کتابوں کی ورق گردانی کے بعد جن میں شہد کے متعلق جدید تحقیق پیش کی گئی ہے میں جلد ہی اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل صحیح اور درست ہے

آنکہ از حق یابد او وحی و خطاب
ہرچہ فرمائید بود عین صواب

عام شکر گلوکوز اور سکروز کا مرکب ہے ہر دو کے توانائی بخش عمل کے لئے جسم میں انسولین کی موجودگی ضروری ہے۔ ذیابیطس میں انسولین کی کمی کی وجہ سے یہ عمل ادھورا رہ جاتا ہے اور تیزابی مادہ بمقدار زیادہ پیدا ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں اس کے برعکس شہد میں دو طرح کی شکر پائی جاتی ہے ۴۵ سے ۵۰ فی صد فروکٹوز (Fruit Sugar) اور ۳۰ فی صد گلوکوز (Glucose) ہے خون میں فروکٹوز کا توانائی بخش عمل انسولین کا محتاج نہیں یا انسولین کی کمی سے بہت معمولی طور پر متاثر ہوتا ہے جہاں ذیابیطس شکری کا مریض گلوکوز سے مشکل ہی کوئی توانائی حاصل کر سکتا ہے وہاں وہی مریض فروکٹوز سے بغیر انسولین کی مدد کے قوت حاصل کرتا ہے۔ ملاحظہ ہوں

۱۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ۱۹۶۲ء۔ جلد گیارہ صفحہ ۸ ہے

۲۔ Textbook of biochemistry by West & Todd, Page 1016

ان حقائق کا علم سائنس کی دنیا کو ۱۹۵۷ء کے لگ بھگ ہوا حالانکہ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں اپنی خداداد مومنانہ فراست سے قرآن مجید سے اخذ فرمائی تھی۔

اے کہ خوانی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

حضرت امام الزمان علیہ السلام کے اس ارشاد میں معرفت کے خزینے پنہاں ہیں۔

بیماری زندگی میں ایک ایسا حادثہ ہے کہ بڑے بڑے حوصلہ مند انسانوں کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں صحت کے لئے تمام جتن کئے جاتے ہیں۔ کبھی ڈاکٹر کو بلایا جاتا ہے تو کبھی طبیب کو۔ ٹونے ٹوٹکے کئے جاتے ہیں تو کبھی نذریں مانی جاتی ہیں۔ لیکن وہ مقدس وجود جس کی تربیت اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی تھی اس کی شان ہی کچھ اور ہے۔ ذیابیطس کی سخت تکلیف ہے۔ اس حالت میں بھی نہ انہوں نے کسی طبیب کو بلوایا نہ ڈاکٹر کو نہ کسی وید سے مشورہ کیا نہ کسی جوگی سے۔ توجہ کا مرکز تھا تو صرف شافی مطلق نسخہ ڈھونڈا تو اس "لاریب فیہ" کتاب سے جس کا دعویٰ ہے کہ شفاءٌ للناس۔

یہ واقعہ پکار پکار کر حضور علیہ السلام کے اس جذبہ کی تصدیق کر رہا ہے کہ ع

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یہ انداز فکر یہ یقین محکم کیا کسی مفتری کا ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی مثال نہیں مل سکتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جان کی بازی اس بات پر لگا دی کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ کی عملی تفسیر دنیا کو دکھا دیں اور یہ اعجازِ قرآن ہی تھا کہ اس سچے وعدوں والے شافی و قادر خدا نے معجزانہ رنگ میں حضور کو صحت اور طاقت عطا فرمائی تھی کہ حضور علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں نوافل ادا کئے گویا اللہ تعالےٰ کا دامن نہ عُسر میں چھوڑا نہ یُسر میں۔ بیماری میں بھی وہی طبیب مطلوب تھا تو صحت میں بھی اسی کے آستانہ پر جبین سجدہ ریز تھی۔ ایسے واقعات حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ میں بکثرت موجود ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایسی بستی میں مبعوث ہوئے جہاں نہ ترقی کے اسباب تھے نہ معلومات کی توسیع کے وسائل۔ نہ علمی چرچے تھے نہ مذہبی تذکرے نہ کوئی دارالعلوم یا نہ کتب خانہ! صرف خدائی ہاتھ تھا۔ جس نے عظیم الشان نشان دکھایا۔ حضور علیہ السلام نے نہ کسی کالج میں تحصیل علم کیا نہ کسی کیمسٹری کی لیبارٹری میں ریسرچ کی۔ حضور علیہ السلام کی شفا کی کتاب صرف قرآن مجید تھا اور معلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے مطہر و پُرنور سینہ پر اللہ تعالےٰ نے اپنا مقدس کلام نازل فرمایا۔ شہد کی افادیت کا اعلان حضور نے چودہ سو سال پہلے فرما دیا اور سائنس دانوں نے سینکڑوں تجربات اور ہزاروں ڈالر کے خرچ کے بعد ۱۹۵۷ء میں اس حقیقت کو پایا جس کا اظہار حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء فرمایا تھا۔

دنیا کے علوم ترقی کریں گے اور ہر ترقی کے قدم پر جو سچائی بھی دریافت ہوگی دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ وہی اصول عالم الغیب خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے وحی حق کے ذریعہ قدرتی اندازہ کے مطابق محفوظ کر دئے ہیں۔ اور اس طرح انسان کی افادی ترقی کی ہر منزل قرآن حکیم کی صداقت پر نشان ثبت کرتی چلی جائے گی کہ زندہ خدا کی زندہ کتاب صرف قرآن مجید ہے۔ قرآن کائنات کا دھڑکتا ہوا دل ہے اور اس کے علوم ہر زمانہ کی ہر علمی تشنگی کو سیراب کرتے چلے جائیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

افکارِ نو

ضمیرِ خاک سے چشمے اُبلتے آئے ہیں
خدا کے کام ہمیشہ سے چلتے آئے ہیں
خدا گواہ! محمد کے دیں کے رکھوالے
سمندروں کے تلاطم میں پلتے آئے ہیں
جنہیں نکلنا ہو بچ کر بہ رنگِ ابراہیم!
وہ آگ میں سے بھی بچ کر نکلتے آئے ہیں
قریب آنے کو ہے دورِ غلبۂ اسلام
اسی لئے تو زمانے بدلتے آئے ہیں
ہمیں بھی مرہم و تسکیں کی دے نوید کہ ہم
تیرے فراق کے شعلوں میں جلتے آئے ہیں
خوشا وہ جذب و جنوں کے خموش پروانے
جو اٹھتے۔ بیٹھتے۔ گرتے۔ سنبھلتے آئے ہیں
انہی سے ہے تب و تابِ حیات۔ پائندہ
کہ یہ گہر۔ نئے سانچوں میں ڈھلتے آئے ہیں

(عبدالسلام اختر ایم اے)

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح۔ ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۰ء میں شائع ہونیوالی احمدیہ کتب

ایک تاریخی جائزہ

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی لاہور

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل یکم جولائی ۱۹۷۱ء)

تنویر القلوب

یہ ان اعلیٰ درجہ کی اصلاحی اور تربیتی تقریروں اور مضامین کا قابلِ قدر اور لائق مطالعہ مجموعہ ہے۔ جو محترمی جناب مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۹ء تک جلسہ ہائے سالانہ پر کیں اور بالالتزام مضامین جو آپ نے ماہانہ انصار اللہ اور خالد وغیرہ میں وقتاً فوقتاً لکھے۔ اس مجموعہ کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۱۶ ستمبر ۱۹۶۷ء کو چھپی تھی اور دوسری جلد ۲۲ نومبر ۱۹۷۰ء کو شائع ہوئی۔ دونوں جلدیں بہت ہی بیش بہا اور دلچسپ دینی و اخلاقی و اصلاحی مضامین اور افکار و خیالات سے مزین ہیں اور بڑی کام کی اور مفید نصیحتیں اس میں احمدیوں کو کی گئی ہیں احمدیت کے متعلق عام معلومات بھی ان دونوں کتابوں سے بہت زیادہ حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر بہت زیادہ زور جناب مرزا عبدالحق صاحب نے ان تقریروں اور مضامین میں احمدیوں کی اصلاح اور ان کی صحیح تربیت پر دیا ہے اور یہی وہ راز ہے جس پر قوموں کی ترقی و عروج کا انحصار ہے۔ تمام تقریریں اور سارے مضامین خشک اور بے مزہ نہیں بلکہ اتنے دلچسپ اور پر لطف ہیں کہ آپ ان کا کوئی سا صفحہ کھول لیں۔ آپ کا دل یہی چاہے گا کہ پڑھتے چلے جائیں۔ ایسے عمدہ مضامین اور ایسی اعلیٰ تقریروں کی اشاعت پر مرزا عبدالحق صاحب نہایت درجہ قابلِ مبارکباد ہیں۔ دونوں کتابیں بلا مبالغہ اس قابل ہیں کہ ہر احمدی اپنی اصلاح کے لئے ان کا بار بار اور نہایت گہری نظر سے مطالعہ کرے اور ہر احمدی گھرانے میں اور ہر احمدیہ لائبریری میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے نہایت عمدگی کے ساتھ یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متبعین کو کس قسم کا اور کیسا مسلمان بنانا چاہتے تھے۔ دونوں جلدوں کی تقطیع $\frac{20 \times 26}{16}$ ہے کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔ پہلی جلد کے صفحات ۴۰۳ اور دوسری جلد کے ۳۸۸ ہیں۔

چشمۂ اصفیٰ

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے ہماری جماعت کے معروف شاعر ہیں۔ یہ کتاب ان کی ان مخصوص تاریخی نظموں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً سلسلہ کے اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک سیرت کے بعض واقعات کے متعلق لکھیں شروع کی نظم حضور نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہے۔ کتاب میں کل ۳۰ نظمیں ہیں جو نہایت نمایاں اور جلی قلم سے لکھی گئی ہیں۔ کتاب ۸۰ صفحات پر ختم ہوئی ہے اور ایک روپیہ اس کی قیمت ہے۔ مصنف کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم کا یہ فقرہ کہ "ایک مخلص احمدی کی شاعری اس راہ پر چلتی ہوئی نہایت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے" اُن کے لئے خاص اعزاز کا باعث ہے۔ دل بہت چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ایک ایسا باکمال شاعر عطا کرے جو اپنے پرندر انشاء سے اپنے آقا کا نام اور کام روشن کرے۔ پہلے اختر صاحب کوشش کریں تو ضرور کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اس نیک کام کی ابتدا تو کر دی ہے جس کا نمونہ یہ کتاب ہے۔

کلمۃ الحق

یہ ۳۲ صفحات کا چھوٹا سا ٹریکٹ مکرمی مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل مربی ضلع شیخوپورہ نے لکھا ہے اور ضلع وار نظام جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت ۲۰ فروری ۱۹۷۰ء ہے۔ اس میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے چھ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کئے تھے۔ جوابات نہایت مدلل اور تسلی بخش ہیں اور اس قابل ہیں کہ ہر احمدی کو ان سے واقفیت ہو تاکہ اگر کوئی ان کے سامنے اُن اعتراضات کو دہرائے تو وہ آسانی سے جواب دے سکیں۔ ایک ضرورت تھی ایک ایسی کتاب کی جس میں نہایت جامعیت کے ساتھ ان تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات ہوں جو سلسلہ احمدیہ اور حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام پر کئے جاتے ہیں۔ اس تبلیغی ٹریکٹ کا کاغذ معمولی اور تقطیع درسی کتابوں کی سی ہے۔

تصحیح

گذشتہ مضمون میں بشارات رحمانیہ کے صفحات کی تعداد غلط چھپ گئی ہے اور اس کتاب کے صفحات دراصل ۴۴۰ ہیں ناظرین کرام درست فرمالیں۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

طلباء چنیوٹ کے سرپرستوں سے

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا خطاب

طلباء کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں جب تک اساتذہ کو والدین اور سرپرستوں کا پورا تعاون حاصل نہ ہو تعلیم کے اعلیٰ و ارفع مقاصد احسن طور پر تکمیل نہیں پا سکتے۔ اس ضمن میں اساتذہ اور والدین کے درمیان تبادلہ خیال اور طلباء کی سیرت و کردار کی تشکیل میں مشترکہ کوشش از حد ضروری ہے۔ تعلیم الاسلام کالج میں چونکہ مضافات سے کثیر تعداد میں ہر روز طلباء پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ایسے طلباء کی اپنے اپنے مقامات پر نگرانی کا وقتاً فوقتاً اہتمام ہوتا رہے۔ اسی سلسلہ میں ٹی آئی کالج میں پڑھنے والے چنیوٹ کے طلباء کے والدین اور سرپرستوں کا ایک خصوصی اجلاس مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب (پرنسپل) کی صدارت میں ان کی کوٹھی میں منعقد ہوا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مکرم پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ آپ کے بچے ہمارے اپنے بچے ہیں اور وہ ہمیں ایسے ہی عزیز ہیں جیسے کہ آپ کو عزیز ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے کالج میں پڑھنے والے چنیوٹ کے چند طلباء کے خلاف چند ایسی شکایات سامنے آئی ہیں جو اس درسگاہ کی نیک نامی پر دھبہ کا باعث بن سکتی ہیں یہ ٹھیک ہے کہ چنیوٹ کے ان طلباء سے ایسی شکایات کالج سے باہر پیدا ہوئی ہیں اور کالج پر اس کی براہ راست ذمہ داری عائد نہیں ہوتی تاہم جو طلباء تعلیم الاسلام کالج سے منسوب ہوتے ہیں اگر وہ کہیں بھی کوئی بری حرکت کریں گے تو چونکہ وہ کالج کی طرف منسوب ہوتے ہیں اس لئے کالج کی نیک شہرت پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے اس لئے ہم دونوں یعنی اساتذہ اور والدین کو باہمی شکایات کے ازالہ کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے اور ان کا موثر سدباب کرنا چاہیئے تا ایسے طلباء کالج معاشرہ اور قوم کی بدنامی کا باعث نہ بنیں۔

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے والدین سے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ چنیوٹ کے سب طلباء بُرے ہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ ان میں سے اکثر نہایت شریف اور باوقار ہیں اور ہمیں ان پر ناز ہے لیکن چند ایک کی غیر ذمہ دارانہ حرکات سے سب کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اس لئے آپ حضرات کو یہاں آنے کی تکلیف دی ہے تاکہ آپ سے صلاح و مشورہ کرکے باہمی افہام و تفہیم سے ایسے طلباء کیلئے اصلاحی اقدامات اختیار کئے جا سکیں۔

محترم پرنسپل صاحب کے خطاب کے بعد سب سرپرستوں نے اس سلسلہ میں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور کالج اور انتظامیہ کے طلبہ سے حسن سلوک شفقت اور کالج کی بے مثال شہرت کی بہت تعریف کی۔ بعد میں اصلاحی ذرائع پر تبادلہ خیال ہوا جس کے نتیجہ میں سب سرپرستوں نے فیصلہ کیا کہ چنیوٹ میں بھی تمام والدین اور سرپرستوں کا اجلاس طلب کرکے ان اصلاحی اقدامات کو اختیار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سرپرستوں نے وعدہ کیا کہ وہ کالج انتظامیہ کے ہر اقدام کی پوری حمایت اور تائید کریں گے اور اگر ان کے کسی عزیز سے شکایت پیدا ہوئی تو وہ خود بھی اس کو سرزنش کریں گے اور کالج انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں گے۔ مکرم پرنسپل صاحب نے واضح کیا کہ کالج کے وقار اور نظم و ضبط کے خلاف حرکات کرنے والے طلباء کو کالج میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ سرپرستوں نے اس سے کلی طور پر اتفاق کیا۔

اس تقریب کے اختتام پر طلبائے چنیوٹ کے والدین اور سرپرستوں کی چائے سے تواضع کی گئی جس میں طلباء کو بھی شریک کیا گیا۔ اس طرح یہ سادہ اور پروقار تقریب بڑے خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔ جس کا مہمان اصحاب نہایت اچھا اثر لے کر گئے چنانچہ بعد کی باہمی غیر رسمی بات چیت میں اس کا نمایاں اظہار ہو رہا تھا۔

ایم۔ ایس خالد پبلسٹی سیکرٹری

احباب محتاط رہیں

راولپنڈی سے اطلاع آئی ہے کہ ایک نوجوان جو اپنا نام بشیر احمد اور اپنے والد کا نام ناصر احمد بتاتا ہے جعلی چٹھیاں بنا کر اور دوسرے مختلف بہانوں سے احباب جماعت سے روپیہ بٹورتا پھرتا ہے نوجوان مذکور کا حلیہ۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ آنکھیں ذرا اوپر کو جس طرح آؤٹ آف فوکس ہوتی ہیں

ناظر امور عامہ

قائدین خدام الاحمدیہ نوٹ فرمالیں کہ اس ماہ کے آخر تک ۲/۱ بجٹ ضرور بالضرور وصول کرکے مرکز کو ارسال کرنا ہوگا۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع تھرپارکر کی جماعتوں میں تربیتی کلاس

۱۔ نورنگر فارم

مورخہ ۱۷؍جون بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں زیر صدارت چوہدری منور احمد صاحب خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نورنگر تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ خلیل احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ حدیث کہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا وضاحت سے بیان کی اور اس ضمن میں "جماعت" والی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کی۔ ارد گرد کے دیہات سے بھی کثرت سے افراد جماعت آئے ہوئے تھے سوا دس بجے کے قریب دعا کے ساتھ یہ اجلاس انجام پذیر ہوا۔ یہاں پہ ایک دوست اور اس کے چار بچے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ فالحمد للہ علی ذالک

۲۔ چک ۱۵۱

مورخہ ۱۹؍جون کو جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ ٹنڈوگری کا تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشا منعقد ہوا۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت چک ۱۵۱ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب جماعت کو نماز باجماعت ادا کرنے اور ہر مرکزی تحریک میں حصہ لینے اور اپنے اندر ایک حقیقی اور سچے احمدی کی صفات پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ یہ مبارک اجلاس انجام پذیر ہوا۔ اس موقع پہ احباب نے ذوق و شوق کے ساتھ وقف عارضی کی تحریک میں اپنے نام پیش کئے

۳۔ گوٹھ احمدیہ نزد ٹھپورو

مورخہ ۲۶؍جون کو بعد نماز عشاء چوہدری شریف احمد صاحب گوندل صدر جماعت گوٹھ احمدیہ کے مکان پہ نماز عشاء کے بعد نو بجے شب اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے سوا گھنٹہ کے قریب تربیتی تقریر کی اور سامعین کو جس میں تیس کے قریب عورتیں اور تیس کے قریب بچے بوڑھے اور نوجوان شامل تھے۔ تلقین کی کہ اس علاقہ میں دور دور تک کوئی اور جماعت نہیں ہے۔ اس لئے اپنا ایسا نیک نمونہ قائم فرمادیں کہ علاقہ کے لوگ اعتراف کریں کہ واقعی احمدیہ جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و احکامات پہ عمل کرنے والی ہے۔ ذیلی تنظیموں کو پورے جوش اور تعہد کے ساتھ اپنے فرائض کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد اجلاس تقریباً ۱۰½ بجے شب ختم ہوا۔

۴۔ ناصر آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۹؍جون بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ ناصر آباد میں جماعت احمدیہ ناصر آباد کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد ایک گھنٹہ تک خاکسار نے مختلف تربیتی امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی احباب کو بتایا کہ عقائد اور اصولوں کے رنگ میں میدان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیت لیا ہے اور دوسرے اس امر کا اعتراف کرتے ہیں اب ہمیں عملی رنگ میں میدان جیتنے کی کوشش کرنی چاہیئے تبھی انقلاب حقیقی رونما ہو سکتا ہے۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

(محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی ضلع۔ تھرپارکر۔ سندھ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ خدیجہ صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید نمبر ۲/۳۲ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے نام محلہ دارالیمن ربوہ میں قطعہ نمبر ۳ بلاک ۶/ر رقبہ دس مرلے اراضی الاٹ ہے میرے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ میں مذکورہ اراضی اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز عبدالرشید شاہد کے نام لگوانا چاہتی ہوں۔ میرے دیگر بیٹوں اور بیٹی کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۳ بلاک ۶/ر رقبہ دس مرلے۔ عزیزم عبدالرشید شاہد کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

میری لڑکی سیدہ نفیسہ بانو ایف اے کا اور میرا لڑکا سید علی احمد طارق ایل ایل بی کا کراچی میں امتحان دینے والے ہیں۔ احباب جماعت دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔

(سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک خواب

ہمارے زمیندار احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ وہ زمیندار ایسے ہیں جو مربعوں کے مالک ہیں۔ وہ راجہ علی محمد صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے مصافحہ کیا اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ اب خدا تعالےٰ چاہے گا تو یہ ۶۰ ہزار ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص سال میں ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے تو ۶۰ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اور ۶۰ لاکھ سے ۶۰ مساجد بن سکتی ہیں۔

اس رؤیا سے میں نے سمجھ لیا کہ اب خدا تعالےٰ اپنے فضل سے زمینداروں میں ہماری جماعت پھیلانا چاہتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے زمینداروں میں جو کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ مساجد کے لئے دے سکیں۔ .... ایک سو روپیہ مساجد کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔"

ہمارے زمیندار بھائی جو اس خواب کی برکتوں کے وارث بن چکے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی سالانہ قربانی بسلسلہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کو ایک سو روپیہ سالانہ سے کم نہ ہونے دیں۔ زمینداروں کے لئے سال میں کم از کم ایک صد روپیہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ادا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کی کامیابی اور خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب تمام جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم کرنے کی ہدایات صادر فرمائیں تو غرض یہ بیان فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی کامیابی کا ضامن ہوں گی۔ فرمایا:۔

"اگر دوست چاہتے ہیں کہ وہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح ہر جگہ لجنات اماء اللہ قائم ہیں اسی طرح ہر جگہ نوجوانوں کی انجمنیں قائم کریں" (مشعل راہ ص۱۶)

اس ارشاد کی روشنی میں خدام الاحمدیہ ہر جگہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور تعاون فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سالانہ اجتماع ۱۹۷۰ء کے موقعہ پر فیصلہ کیا تھا:۔

ا: خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے

ب: شہری مجالس پہ اس معیار کا اطلاق فوراً ہوگا ج: دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔

د: تین سال کے بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

اس فیصلہ کی روشنی میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ اپنی مجلس کے عہدے داران کے مندرجہ ذیل کوائف سے جلد از جلد اطلاع دیں۔

۱۔ نام خادم ۲۔ نام عہدہ
۳۔ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔
۴۔ ترجمہ قرآن کریم جانتے ہیں تو کتنا؟

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

فوری ضرورت

ہمیں اپنی دکان جنیکو ڈرائی کلینرز نواں شہر ملتان کے لئے ایک چوکیدار درکار ہے۔ عمر تقریباً ۳۰ سے ۴۵ سال تک ہو۔ اردو لکھ پڑھ سکتا ہو جو دوست خواہش مند ہوں وہ اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیقی چٹھی لے کر تشریف لائیں رہائش اور کھانے کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔

تنخواہ معقول دی جائے گی۔

چوہدری بشیر احمد جنیکو ڈرائی کلینرز نواں شہر ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوزخ دو قسم کی ہے ایک اسی دنیا کی ہے اور دوسری اگلے جہان سے تعلق رکھتی ہے

کفار اگلے جہان کی دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور مومنوں کو دنیا میں تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ مریم کی آیت وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کے لفظی معنے یہ ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر وہ اس آگ میں داخل ہونے والا ہے ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے عام تفسیری معنے قبول کئے ہیں اور آئینہ کمالات اسلام (صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴) میں تحریر فرمایا ہے کہ اِنْ مِّنْكُمْ سے سب انسان مراد ہیں۔ اور ہر انسان دوزخ میں جائے گا۔ لیکن معنے یہ کئے ہیں کہ دوزخ دو قسم کی ہے ایک اس دنیا کی اور ایک اگلے جہان کی۔ کفار تو اگلے جہان کی دوزخ میں گرائے جائیں گے مگر مومنوں کو اگلے جہان کی دوزخ میں نہیں گرایا جائے گا بلکہ اسی دنیا میں ان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ اس دوزخ کا قائم مقام ہو جائیں گی گویا آپ نے ان منکم الا واردھا کو پچھلی آیات کے ساتھ ملا کر اس کے معنے نہیں کئے بلکہ مستقل طور پر اس آیت سے ایک نتیجہ نکالا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان منکم الا واردھا کے یہ معنے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص اس دوزخ میں داخل ہونے والا ہے مگر کفار تو اگلے جہان کی دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور مومنوں کو اس دنیا میں جو تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں وہ اس جہنم کا قائم مقام ہو جائیں گی اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ معنے بھی درست ہیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو کافروں سے بہت زیادہ دنیا کی تکالیف پہنچتی ہیں بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شخص جتنا زیادہ پیارا ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے دنیا کی تکلیفیں پہنچتی ہیں پس یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ ......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کی جو تشریح بیان فرمائی ہے اس کی تصدیق حدیثوں سے بھی ہوتی ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بخار کے متعلق بتایا کہ یہ کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ لِتَکُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ۔ یہ میری آگ ہے جو میں اپنے مومن بندہ پر اس لئے مسلط کرتا ہوں کہ اگلے جہان کی دوزخ کا حصہ اس کو یہیں مل جائے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مومن کو اس دنیا میں جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ درحقیقت اگلے جہان کی دوزخ کا ایک حصہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحمی حظ المومن من النار بخار دوزخ میں سے مومن کا حصہ ہے۔ یعنی مومن اگلے جہان کی دوزخ میں تو نہیں ڈالا جاتا لیکن جب یہاں اُسے بخار چڑھ جاتا ہے یا اور بیماریاں آجاتی ہیں تو اُسے بھی اس آگ سے ایک حصہ مل جاتا ہے گویا کافر اگلے جہان میں مرنے کے بعد آگ کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور مومن اسی دنیا میں مختلف تکالیف سے حصہ لے کر جو درحقیقت دوزخ کا ہی ایک حصہ ہیں اگلے جہان میں جنت میں چلا جائے گا۔ یہ دو حدیثیں قرطبی نے تہذیب التہذیب اور طبرانی کے حوالہ سے بیان کی ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ مریم صفحہ ۲۳۶ تا ۲۳۸)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے چندہ کی نئی شرح

موجودہ زمانہ میں کاغذ کی ہوش ربا گرانی اور ماہنامہ انصار اللہ کے بڑھتے ہوئے دیگر اخراجات کے پیش نظر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آئندہ کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ چھ روپے سے بڑھا کر آٹھ روپے مقرر کر دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ اور آئندہ ادائیگی نئی شرح کے مطابق کی جائے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

*

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں۔ اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔ نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں۔ براہ مہربانی ان کے نام و ولدیت مع مکمل پتے ارسال فرمائیں تاکہ انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

میٹرک اور ایف اے کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

محترم سیٹھ اللہ جوایا صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم سیٹھ اللہ جوایا صاحب جو کہ بہت مخلص خادم سلسلہ تھے مورخہ ۲۳/۶ کو بمقام ملتان وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کا جنازہ مورخہ ۲۴/۶ کو ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق نماز جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان نے دعا کروائی۔ سیٹھ صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(شیخ محمد یوسف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع لائلپور)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا کرامت اللہ جس کی ایک ٹانگ کٹ چکی ہے۔ ایسے کچھ دنوں سے میں رحیم یار خان سے یہاں گھر لے آیا ہوں۔ اور یہاں پر علاج جاری ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور آپ سب دوستوں کی دعاؤں کے طفیل اسے پہلے سے بہت افاقہ ہو رہا ہے۔ تاہم اس کی کامل شفایابی کے لئے مزید دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(سردار رحمت اللہ دار الرحمت شرقی ربوہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہانٹ ہاؤس مظفر گڑھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴